Wall Street Journal میں حضورانور کے انٹرویو کی اشاعت

اخبار Wall Street Journal کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو انٹرویو لیا تھا۔ یہ انٹرویو اخبار نے شائع کیا۔

اخبار "وال سٹریٹ جرنل" (Wall Street Journal) نے "خلیفہ کے لئے بیتاب" کا عنوان دیتے ہوئے لکھا:

امن کے پیغام کا پرچار کرنے والے مسلمانوں کے چھوٹے سے فرقہ کا لاس اینجلیز میں مسلمانوں کے پوپ کا دیدار کرنے کے لئے ہزاروں کا اجتماع۔

چینو کیلیفورنیا۔ اس ہفتہ ہزاروں خاندان اپنے رنگارنگ لباس میں رنگین ہو کر، ان سنہری پہاڑیوں اور پرانے زراعتی علاقہ میں وسیع و عریض مسجد میں جمع ہو رہے ہیں۔ بعض ملک کے دور دراز علاقوں سے اور بعض اس سے بھی دور واقعہ گھانا سے اور کچھ شام جیسے علاقوں سے بھی سفر کر کے آئے ہیں۔ یہ سب یہاں حضرت مرزا مسرور احمد جو گھانا میں قیام کے دوران وہاں گندم کاشت کرنے کا تجربہ کر چکے ہیں کے دیدار کے لئے بے چین ہیں جو کہ مسلمانوں کے واحد پوپ کی طرح ہیں۔ ان کا لقب خلیفہ ہے اور یہ احمدی مسلمانوں کے روحانی راہنما ہیں۔

احمدیت اسلام کا ایک فرقہ ہے اور اس کے پیروکار تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی اکثریت پاکستان، جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی افریقہ میں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں احمدیوں کی تعداد کروڑوں میں ہے، جو کہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمانوں میں اقلیت میں ہیں۔ امریکہ میں احمدیوں کی تعداد تقریباً 25 ہزار ہے۔ باوجود قلیل تعداد کے اس فرقہ کو گزشتہ چند سالوں میں غیر معمولی توجہ اور سیاسی اثر و رسوخ حاصل ہوا ہے، جس نے شدت پسندی کو چیلنج کیا ہے اور اسلام کو ایک امن پسند مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔

بروز ہفتہ، امریکہ کے سرکاری نمائندے جس میں کانگرس کے نمائندے، مقامی اور وفاقی قانون نافذ کرنے والے ادارے، کیلیفورنیا کے لیفٹیننٹ گورنر، ریاستی کنٹرولر، بیورلی ہلز (Beverly Hills) میں دہشتگردی اور انسانی حقوق پر خلیفہ کے خطاب کو سننے کے لئے جمع ہوئے۔

امریکی سیاستدان، احمدیوں کو امریکی مسلمانوں میں اہم رابطہ سمجھتے ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ اسلام کے نام پر ہونے والی دہشتگردی اور پروفائلنگ کے ڈر کی وجہ سے یہ تعلقات دباؤ میں ہیں۔ احمدی لٹریچر کے مطابق خلیفہ "دنیا میں امن اور ہم آہنگی کا سب سے زیادہ پرچار کرنے والے ہیں"۔ مسلمانوں کی اکثریت احمدیوں کو غیر مسلمان قرار دیتی ہے۔

اس فرقہ کی بنیاد آج سے سو سال قبل ہندوستان میں پڑی۔ اس فرقہ کو مسلمانوں کی اکثریت مرتدانہ خیالات کی حامل سمجھتی ہے، ایک ایسے اختلاف کی وجہ سے جس کا آغاز بانی سلسلہ سے ہوا۔ ان کا اپنے بارہ میں دعویٰ ہے کہ ان کا آنا استعارۃً عیسیٰ کا دوبارہ نزول ہونا ہے، اور ان کے آنے کی وجہ اسلامی روایات کی اصلاح اور جنگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ان کو قبول کرنا اسلام کے ایک بنیادی مسئلہ کے خلاف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

پاکستان میں موجود تقریباً 40 لاکھ احمدیوں کو اجازت نہیں کہ مسلمان کہلائیں یا بحیثیت مسلمان اپنا ووٹ کا حق استعمال کریں۔ ان کی جماعت پر لاہور میں 2010ء میں حملہ ہوا تھا جس میں 99 احمدی مارے گئے۔ بعض ممالک سے انہیں حج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ خلیفہ جلاوطنی کی حالت میں لندن رہتے ہیں۔

ڈاہلڈ کے ایمرسن جو کہ سٹینفرڈ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ احمدیوں کو عام طور پر مسلمانوں کی اکثریت حقارت سے دیکھتی ہے۔

باوجود مشکلات کے احمدیوں کی امریکہ میں تبلیغی کوششوں میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اور گزشتہ چند سالوں میں انہوں نے بلڈ ڈرائیو اور ٹیلیویژن میں انٹرویوز کے ذریعہ اپنی شناخت کو بھرپور ابھارا ہے۔

2010ء کی نیویارک ٹائم سکوئیر میں ہونے والی ناکام تخریب کاری کے بعد احمدیوں نے یہاں بڑی تعداد میں "Muslims for Peace" کے لیفلیٹ تقسیم کئے۔ احمدیوں کے راہنماؤں کا کہنا ہے کہ دوسرے مسلمانوں کے برعکس جن میں لوکل اور ریجنل راہنما تو ہیں مگر پوری دنیا میں یکجا کوئی نظام نہیں، احمدیوں میں ایک اچھی تنظیم ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تیزی سے عوامی مہم اور لابنگ کی کوششیں شروع کر لیتے ہیں۔ خلیفہ نے اپنی تقاریر، خطابات اور انٹرویوز میں ریاست اور مذہب کے علیحدہ رہنے کے موضوع پر زور دینے کے علاوہ امریکی مسلمانوں کو اس ملک کے ساتھ وفاداری کی طرف بھی توجہ دلائی۔ یہ گروپ امریکی راہنماؤں کے ساتھ پروفائلنگ اور شہری حقوق پر زور نہیں دیتا۔ اس کی وجہ سے احمدیوں کو امریکی سیاستدانوں تک رسائی حاصل ہے۔ خلیفہ نے ہاؤس کے اقلیتی لیڈر نینسی پلوسی (D.Calif.) سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ احمدیوں کو سینٹ کے اقلیتی لیڈر مچ ملکونل (R.,Ky.) کی حمایت حاصل ہے۔ اور انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے حقوق بحال کرنے کے لئے زور ڈالا ہے۔

ایک انٹرویو میں سفید ریش رکھنے والے خلیفہ نے کہا کہ "مجھے امریکی سیاستدانوں سے صرف ایک خواہش ہے کہ وہ ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس سے ساری دنیا میں امن قائم ہو سکے" اور یہ وارننگ دی کہ مشرقِ وسطی میں حالات مزید خراب ہوئے تو جنگ عظیم ہو سکتی ہے۔ احمدیوں نے کچھ کامیابی کے ساتھ اپنے مقاصد پر بھی توجہ دلائی ہے۔ باسٹن یونیورسٹی میں بین الاقوامی تعلقات کے اسسٹنٹ پروفیسر جیرمی مینچک کہتے ہیں کہ یہ ایک مظلوم گروہ ہے، اس لئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان کو سیاسی تعلقات مضبوط کرنے سے فائدہ ہوگا اور یہ اس طرح بیرونی حکومتوں پر دباؤ ڈال سکیں گے اور اپنے بھائیوں کی مدد کر سکیں گے۔

گزشتہ ماہ کانگرس کے 132 ارکان نے سیکریٹری آف سٹیٹ جان کیری کے لئے ایک خط پر دستخط کئے جس میں لکھا تھا کہ ہم خاموشی سے یہ نہیں دیکھ سکتے کہ چالیس لاکھ احمدی الیکشن میں حصہ نہ لے سکیں۔ کیونکہ انہیں ہفتہ کو پاکستان میں ہونے والے الیکشن میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل نہیں۔ مسٹر ملکونل اور سینیٹر جان کورنین (R.,Texas) نے اسی مسئلہ پر علیحدہ خط بھی لکھا۔ جہاں پاکستان میں الیکشن جاری تھے، وہاں خلیفہ نے Montage ہوٹل میں جو کہ بیورلی ہلز میں واقع ہے سیاسی راہنماؤں سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد وہ واپس چینو پہنچے جہاں پاکستان سے آئے ہوئے بہت سے خاندانوں نے مسجد کے قریب گھر خریدے ہیں اور یہ بات متوقع ہے کہ روزانہ خلیفہ سے تین منٹ کی ملاقات کے لئے لمبی قطاریں ہوں گی، جس کے بعد خلیفہ کیلیفورنیا سے روانہ ہوں گے۔

خلیفہ کی زیادہ سے زیادہ فیملیز سے ملنے کی خواہش ہے اور ایک مرتبہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ایک فارم دیکھ سکوں۔